یہ ہے اصل تحقیق لیکن افسوس عیسائی مناظرہ میں ایسی تحقیق اور تدقیق غیر ضروری ہے۔ کیونکہ عیسائی مذہب تحقیق سے نہیں چلتا بلکہ خوش اعتقادی سے چلتا ہے ؎

روا ہے اونہیں جو ہمیں ناروا ہے۔ (باقی آئندہ)

مسلمانوں کے مسلمانوں پر حقوق

بموجب حدیث شریف ایک مسلمان کے دوسرے پر چھ حقوق ہیں بڑا حق یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسرے کی خیرخواہی کرے اسی ہدایت کے زیر اثر رسالہ "مسلمان" کے بھی اپنے ناظرین پر حقوق ہیں۔ منجملہ یہ کہ اس کی اشاعت میں کوشش کریں۔ تاکہ مسلمانوں کی ہمدردی سے "مسلمان" پھلے پھولے

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ کہیں تو ہمارے بھائی مسلمان کہا کرتے ہیں کہ آپس کے جھگڑے تھک فضیحتے چھوڑ کر غیروں کا مقابلہ کرو۔ لیکن جب غیروں کے اور محض غیروں کے مقابلہ میں کوئی کتاب یا رسالہ شائع ہوتا ہے تو اوسکی امداد اور اشاعت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہمارے ناظرین اگر ہمت کرکے ایک ایک خریدار پیدا کریں تو "مسلمان" بھی کفار کے رسالوں کی طرح پھل پھول سکتا ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز +

تقابل ثلاثہ یعنی توریت انجیل۔ قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

المشتہر منیجر مسلمان امرتسر

دھرمپال کا کچا چٹھا

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۳ء میں ایک شخص عبدالغفور ضلع ہوشیارپور کا نوجوان لڑکا آریہ بنا تھا جو دھرمپال کے نام سے مشہور ہوا۔ اُسنے ایک رسالہ "ترک اسلام" لکھکر شہرت حاصل کی تھی اُسکے رسالہ کا جواب خاکسار کی طرف سے "ترکِ اسلام" لکھا گیا اور مصنفوں نے بھی اوسکے جواب دیئے اوس کے بعد اُسنے "تہذیب الاسلام" چار جلدوں میں لکھی اسکا جواب خاکسار نے "تغلیب الاسلام" چار جلدوں میں دیا۔ آجکل اُسی دھرمپال کا رخ اپنے بھائی آریہ سماجیوں کی طرف ہو رہا ہے اس لئے آریوں نے بھی اوسکے پوست کندہ حالات لکھے ہیں جو ممکن ہے صحیح ہوں ہمارے پاس ایک رسالہ "دھرمپال کی خودکشی" اور ایک اشتہار "دھرمپال کا کچا چٹھا" پہونچا ہے اشتہار میں کتاب کا مضمون بالاختصار درج ہے اسلئے ناظرین کی دلچسپی کیلئے اشتہار درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

(۱) آریہ سماج کے منتری پردھان اور دیگر ادھیکاری مہاشیوں سے خصوصاً اور پبلک کاموں میں دلچسپی لینے والے اصحاب سے عموماً نہایت نمرتا سے آج کچھ نویدن کرتا ہوں معزز اور شریف دوستو! دھرمپال کا چرچا کسی نہ کسی طرح آپکے کانوں تک پہنچا ہوگا اسی کے متعلق ٹھیک حالات کی طرف آپکی خاص توجہ دلاتا ہوں۔

(۱) آپ میں شائد کئی صاحبان کو معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج میں دھرمپال کی سب سے پہلے واقفوں میں سے میں ہوں (۲) اُس کی شدھی کے متعلق دلی لگن اور شوق سے ہر طرح کے خطروں میں پڑ کر میں نے جس قدر کام ممکن تھا کیا (۳) اُس کے شدھ ہونے کے بعد سے ابتک میرا کوئی تنازع یا بگاڑ دھرمپال سے نہیں ہوا۔ (۴) میرے برخلاف اُسنے اس وقت تک کچھ نہیں لکھا۔

باوجود اس کے مجھے دلی رنج اور دکھ محسوس کرتے ہوئے "دھرمپال کی خودکشی" یا "بھروپیاپن کی اصلیت" نامی کتاب لکھنی پڑی ہے تو محض اس وجہ سے کہ بھولے